139822 ـ رمضان میں تیس دنوں كی تیس دعائیں كے پملفٹ كا تعاقب

سوال

كچھ ویب سائٹس پر " رمضان المبارك میں تیس دنوں كی تیس دعاؤں " كے نام سے ایك پمفلٹ شائع كیا گیا ہے جس میں پہلی دن كی دعا:

" اے اللہ میرے روزے كو روزے داروں كے روزوں میں، اور میری قیام كو قیام كرنے والوں كے قیام میں سے بنا، اور اس میں مجھے غافلوں كی نیند سے متنبہ ركھنا، اور اے الہ العالمین اس میں میرا جرم معاف كر دے، اور اسے مجرموں كو معاف كرنے والے مجھے معاف كر دے "

دوسری دن كی دعا:

اے اللہ اس دن میں مجھے اپنی رضامندی كا قرب نصیب فرما، اور اپنی ناراضگی اور عذاب سے محفوظ ركھ، اور اے ارحم الراحمین اپنی آیات كی تلاوت كرنے كی توفیق نصیب فرما"

تیسری دن كی دعا:

اے اللہ اس دن مجھے ذہن اور تنبیہ نصیب فرما، اور بے وقوفی و سفاہت سے دور ركھ، اور اے جود و سخا كے مالك اپنی جانب سے نازل كردہ خیر و بھلائی میں میرا حصہ بنا "

تیسویں روز كی دعا:

اے اللہ میرے روزوں میں شكر پیدا فرما، اور جس طرح تو اور تیرا رسول راضی ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم كے صدقے اسے اس طرح اسے قبول فرما، جس كے اصول و فروع سب پورے ہوں، اے پاكبازوں كے الہ اسے قبول فرما، سب تعریفات اللہ رب العالمین كے لیے ہیں "

برائے مہربانی یہ بتائیں كہ اس پمفلٹ كو نشر كر كے تقسیم كرنے كا حكم كیا ہے، اور اس طرح كی دعاء رمضان المبارك میں كرنا جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دعاء ہی اصل عبادت ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے جسے امام ترمذی وغیرہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے، اور پھر عبادات اصل میں توقیفی ہوتی ہیں، ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کرنا اور وقت کے ساتھ یا کسی مناسبت وغیرہ کے ساتھ مقید کرنا جائز نہیں، عبادت جیسے مشروع ہوگی اسی طرح سرانجام دی جائیگی.

لہذا کسی شخص کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے مخصوص اوقات کے ساتھ مقرر کردہ دعائیں مشروع قرار دے.

مزید آپ سوال نمبر (21902) اور (27237) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

رمضان المبارك میں دعا کرنا ايك مرغوب امر ہے، لیکن اس ترغیب کی بنا پر کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے اپنی جانب سے ہی دعائیں ایجاد کر کے انہیں مخصوص اوقات کے ساتھ متخص کرتا پھرے.

بلکہ مسلمان شخص کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی و خیر کی کوئی بھی دعا کرنا جائز ہے، اس کے لیے کسی وقت کی ضرورت نہیں کسی بھی وقت اور کوئی بھی الفاظ کر سکتا ہے.

اس کی مثال وہ ہے جس سے علماء کرام نے اجتناب کرنے کا کہا مثلا حج و عمرہ میں طواف اور سعی کے ہر چکر کی علیحدہ دعاء.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس اور دوسرے طواف میں اور اسی طرح سعی میں کوئی مخصوص دعا اور ذکر واجب نہیں، رہا یہ کہ بعض لوگوں نے جو طواف اور سعی کے ہر چکر کی مخصوص دعا بنا لی ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، بلکہ جو دعاء بھی میسر ہو وہی کر لی جائے تو کافی ہے "

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (16 / 61 - 62).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہر چکر کی کوئی مخصوص دعاء نہیں ہے، بلکہ ہر چکر کی مخصوص دعا متعین کرنا بدعت ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ثابت نہیں ہے، طواف میں زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کا استلام کرتے وقت بسم اللہ کہتے، اور رکن یمانی اور حجر اسود کے مابین ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار پڑھا کرتے تھے.

ليكن باقى چكر ميں مطلقا ذكر كيا جا سكتا ہے، اور قرآن مجيد كى تلاوت كى جا سكتى ہے، اس كے ليے كوئى چكر مخصوص نہيں "

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (22 / 336).

اور يہاں ايك اور معاملہ ہے كہ:

آخرى دن يعنى تيسويں دن كى دعاء ميں ايك برائى پائى جاتى ہے، اور يہ شريعت كے مخالف بھى كہ اللہ تعالى كو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اور آل بيت كا واسطہ اور وسيلہ ديا جا رہا ہے.

دعاء ميں اس وسيلہ كا بدعت ہونا اور اس كے بارہ ميں اہل علم كى كلام سوال نمبر (125339) كے جواب ميں بيان كيا گيا ہے آپ اس كا مطالعہ كريں.

اس ليے مسلمان كو چاہيے كہ وہ اس طرح كى اشياء اور پمفلٹ ميں شريك مت ہو، بلكہ اسے حسب استطاعت دوسروں كو بھى اس سے اجتناب كرنے كى تلقين كرنى چاہيے.

اور مسلمان كو يہ بھى معلوم ہونا چاہيے كہ بدعت پر عمل كر كے اللہ سبحانہ و تعالى كا قرب حاصل كرنے ميں كوئى خير و بھلائى نہيں، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا تو فرمان يہ ہے كہ:

" ہر بدعت گمراہى و ضلالت ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (867).

آپ ان احاديث كا مطالعہ كريں جو دين ميں بدعات كى ايجاد كى ممانعت كرتى ہيں، اور بدعت سے اجتناب كرنے ميں علماء كرام كى كلام ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (118225) اور (864) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .